20960 ـ كيا وضوء اور نماز كے ليے صاف جگہ نہ ملنے پر نماز ميں تاخير ہو سكتى ہے ؟

سوال

ميں ايسى كمپنى ميں ملازمت كرتا ہوں جہاں سب ملازمين غير مسلم ہيں، ميں اكيلا ہى مسلمان ہوں، سارا دن وہاں وضوء كے ليے كوئى مناسب جگہ نہيں ملتى، اور نہ ہى نماز كے ليے مخصوص جگہ ہے، كيا ميرے ليے گھر جانے تك ظہر اور عصر كى نماز ميں تاخير كرنى جائز ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد لله.

مسلمان شخص كے ليے نماز كى اہميت اور اوقات ميں نماز پنجگانہ پورى شروط و اركان اور واجبات كے ساتھ ادا كرنے كى پابندى كى ضرورت كا علم ہونا ضرورى ہے.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

يقينا مومنوں پر نماز وقت مقررہ ميں ادا كرنا فرض كى گئى ہے النساء (103).

اور حديث ميں فرمان بھى اسے بيان كيا گيا ہے:

ابن مسعود رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے دريافت كيا: كونسا عمل اللہ تعالى كو سب سے زيادہ محبوب ہے ؟

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" وقت پر نماز ادا كرنا.

راوى كہتے ہيں: پھر كونسا عمل ؟

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" والدين كے ساتھ حسن سلوك كرنا "

راوى كہتے ہيں: پھر كونسا عمل ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ تعالی کی راہ میں جھاد کرنا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (504) صحیح مسلم حدیث نمبر (85).

چنانچہ مسلمان شخص کےلیے بروقت نماز کی ادائیگی ضروری ہے، اور وقت سے لیٹ اور تاخیر کرنا حلال نہیں، اور وضوء کرنے کے لیے صاف جگہ کی ضرورت نہیں، اگر ہم یہ فرض بھی کر لیں کہ اس کی ضرورت ہے تو سائل کو کام پر جانے سے قبل اس کی احتیاط کرنی چاہیے، وہ وضوء کر کے آئے تا کہ وقت پر نماز ادا کر سکے.

اس کے لیے وقت پر نماز ادا کرنا، اور نماز کے پاک صاف جگہ کی تلاش واجب ہے، اور یہ کوئی مشکل بھی نہیں اور نہ ہی اس میں تنگی ہوتی ہے، کیونکہ اگر زمین پاک ہو تو نماز ہر جگہ ادا کی جا سکتی ہے، اس کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اور میرے لیے زمین کو پاک اور مسجد بنایا گیا ہے، چنانچہ میری امت میں سے کسی شخص کو کہیں بھی نماز کا وقت ہو جائے تو وہ نماز ادا کرے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (335) صحیح مسلم حدیث نمبر (521).

اور پھر شریعت اسلامیہ نے کچھ مخصوص جگہوں کو نماز کی ادائیگی والی جگہوں سے مستثنی کیا ہے، جہاں نماز نہیں ہوتی ان میں قبرستان، لیٹرین وغسل خانہ جات شامل ہیں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ساری کی ساری زمین مسجد ہے، صرف قبرستان اور لیٹرین نہیں "

سنن ابو داود حدیث نمبر (492) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

چنانچہ جہاں وہ کام کرتا ہے اگر وہ پاک صاف ہے تو وہی نماز کی جگہ ہے، لیکن اگر وہ صاف نہیں تو کوئی اور جگہ تلاش کر لے، اور اگر وہ ذمہ داران سے نماز کی ادائیگی کے لیے جگہ مختص کرنے کا مطالبہ کرے تو یہ بھی مشکل کام نہیں ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اور اگر وہ نماز کی ادائیگی میں جان بوجھ کر عمدا اتنی تاخیر کرے کہ نماز کےارکان و شروط کی ادائیگی کے لیے بھی

وقت تنگ ہو جائے، مثلا اسے نجاست لگی ہو، یا وہ جنبی حالت میں ہو اور اگر غسل کرنے میں ہی نماز کا باقی مانندہ وقت نکل جائے، تو پھر بھی اسے طہارت اور غسل کرنا ہو گا، لیکن وہ اسے بروقت ادا نہ کرنے کی وجہ سے گنہگار ہو گا؛ کیونکہ اس پر واجب تھا کہ وہ وقت تنگ ہونے سے قبل غسل و طہارت کر کے نماز ادا کرتا چنانچہ جب وہ اس میں تاخیر کرے تو گنہگار ہونے کے ساتھ ساتھ اسے وہی کام کرنا ہونگے جو اس کے ذمہ واجب تھے.

دیکھیں: شرح العمدہ (4 / 58).

اور اگر نماز صحیح ہونے کی شروط میں سے کسی شرط کے پورا کرنے سے عاجز ہو - مثلا طہارت و غسل کرنے سے - تو وہ وقت میں نماز ادا کرے گا اور وہ شرط اس سے ساقط ہو جائیگی، اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ یہ شرط پوری کرنے کے لیے نماز وقت سے لیٹ کر لے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

...... کیونکہ جسے اول وقت میں نماز ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اگر وہ فی الحال کسی شرط اور ارکان کو پورا کرنے سے عاجز ہو، اور نماز کا وقت نکل جانے سے وہ اسے پورا کرسکتا ہو تو اس کے لیے نماز میں تاخیر کرنی جائز نہیں حتی کہ نماز کا وقت ہی جاتا رہے.

اگر یہ جائز ہوتا تو پھر سترہ، اور طہارت، اور رکوع و سجود وغیرہ دوسری شروط و ارکان سے عاجز شخص کے لیے نماز میں تاخیر اتنی تاخیر کرنی جائز ہوتی کہ اس پر قادر ہو جائے، اگر اس کے علم میں یا ظن غالب ہو کہ وہ اس پر قادر ہو جائیگا.

یہ کتاب و سنت اور اجماع کے خلاف ہے؛ کیونکہ شریعت نے عاجز ہو جانے والی سب و شروط و ارکان میں سے سب سے زیادہ وقت کا خیال رکھا ہے اس لیے نماز کے کچھ ارکان سے عاجز ہونے کی صورت میں بھی بالکل نماز وقت سے موخر نہیں کی جا سکتی.

اور جب بھی فعل اور شرط کے حصول کے لیے وقتِ وجوب تنگ ہو تو شرط کو چھوڑ کر وقت میں فعل مقدم ہو گا، شرط کی پابندی اس وقت کرنی اول و بہتر ہو گی جب آخر وقت میں واجب ہو، مثلا سوایا ہوا شخص آخری وقت بیدار ہو تو اس پر اس وقت نماز مکمل شروط کے ساتھ واجب ہے جیس طرح اگر وہ وقت کے بعد بیدار ہوتا.

دیکھیں: شرح العمدہ (4 / 347 - 348).

واللہ اعلم .